رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۷

عام چندہ سالانہ پیشگی چار روپے (للعہ)

ہفتہ وار اخبار جو ہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخوں کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

بدر

ایڈیٹر میر قاسم علی

جلد ۱۰ | مورخہ ۶ مئی سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۲ شوال سنہ ۱۳۴۳ ہجری | نمبر (۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں۔

(۲) حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب اور امام بی بی خادمہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا بھاگلپور حضرت ایدہ اللہ کی حرم ثالث کے رخصتانہ کیلئے گئے تھے۔ اور ۳ مئی کو واپسی تھی اسلئے حضور ایدہ اللہ بھی ۳ مئی کو بروز اتوار بٹالہ تک تشریف لے گئے اور اپنے ہمراہ حرم محترم کو لیکر بخیریت تمام داخل دارالامان ہوئے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق اس مبارک تقریب کی حضرت ام المومنین کو مبارکباد عرض کرتا ہے۔ (۳) برادرم شیخ عبدالحکیم صاحب ملازم دفتر رائل ایئر فورس شملہ کا نکاح اخویم خانصاحب ذوالفقار علی خان ناظر امور عامہ کی دختر نیک اختر سیدہ بیگم سے ۲ مئی سنہ ۱۹۲۵ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے دو ہزار مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک تعلق کو شیخ صاحب اور خانصاحب کیلئے نہایت ہی رحمتوں اور دینی و دنیاوی برکات کا موجب کرے آمین۔

چونکہ شیخ صاحب شملہ تھے اسلئے انہوں نے خاکسار ایڈیٹر فاروق کو اپنی طرف سے ایجاب کی اجازت تحریری بھیجدی تھی۔ جسکے مطابق میں نے شیخ صاحب کی طرف سے دو ہزار مہر پر قبولیت کا اقرار کیا۔ شیخ صاحب کو میں مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

ہند کے چاند اے خدا کی شمس کے قائمقام

سیدی محمود ابن احمدؑ والا مقام
ثانیٔ فاروقِ اعظم منبعِ جود و سخا
رہ گئی قائم جماعت احمدی تیرے طفیل
برکتیں اور رحمتیں لاکھوں خدا کی تجھ پہ ہوں
ذرۂ ناچیز میں خادم ہوں ادنےٰ آپ کا
ہو رہا مغلوب ہوں میں نفس اور شیطان کا
تنگ ہو کر انکے جور و ظلم سے در پہ ترے
ہوں اگرچہ خاطی و عاصی میں سرتاپا فنہا
ہے دعا تیری خدا کی بارگاہ میں مستجاب
میں دعا کیواسطے کہتا نہ تھا۔ ابتک تجھے
لیکن اب کمزوریوں سے اپنی ہوں بیدل ہوا
رحمتِ حق ہے زمانہ میں تو اے عالیجناب
تو ہے محمود خدا اور ابن ابراہیمؑ ہے
ہر طرح کی بت پرستی سے بلے مجھ کو نجات

اے مرے آقا مرے مرشد مری ہادی امام
ہند کے چاند اے خدا کی شمس کے قائمقام
ورنہ دشمن نے بگاڑا تھا یہ سارا انتظام
عرض کرتا ہے یہ عاجز آپ کو سو سو سلام
محض بے توفیق ہوں اور بے عمل ہوں لاکلام
بھیڑے دونوں مرے پیچھے پڑے ہیں یہ مدام
ڈھونڈ ہنے آیا پنہ ہے تیرا یہ ادنےٰ غلام
رحمتِ حق کو مگر ہے تیرے دم سے التزام
جسکے شاہد ہیں جہاں میں سینکڑوں اے نیکنام
اسلئے تاکہ نہ ہو تضییع اوقات کرام
اسلئے میں آرزو کرتا ہوں عرض اپنی تمام
رحم کر کے بخشوا سب میرے عصیاں و اثام
ٹوٹ سکتے ہیں ترے تیرِ دعا سے بت تمام
اس رضائے حق ہی ہو مطلوبِ دل ہر صبح و شام

انتخاب اخبارات

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ہڑتال

چہاں تک ہڑتال کی وسعت کا تعلق ہے۔ ترقی پذیر ہے۔ کراچی سے لاہور تک کے شیڈوں میں ہڑتال ہو گئی ہے۔ ہڑتالیوں کو لیڈ ہیڈ کوارٹر کراچی کی طرف سے یہ اطلاع گشت لگا رہی ہے۔ کہ انہیں کام پر واپس بلایا گیا ہے۔ کہ ایجنٹ ریلوے اون سے گفتگو کرنا چاہتا ہے۔

(۲) لاہور میں ہر روز صبح و شام ہڑتالی جلسے کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو یونین کی طرف سے کام پر جانے کی پرچیاں دی گئی تھیں۔ اون کی پرچیاں ضبط کر لی گئی ہیں۔ ہڑتالی پہرہ داروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ کسی بھی آدمی کو کام پر نہ جانے دیں

(۳) خبر ہے۔ ورک شاپوں میں کام کرنے والوں کی تعداد جہاں ہزارہا کام کرتے تھے۔ صرف ۵۹ رہ گئی ہے۔ ان میں وہ بھی ہیں۔ جن کو خود یونین نے کام پر جانے کی اجازت دے رکھی ہے۔

اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ کہ تمام ہڑتالیوں کی تعداد ۴۰ اور ۶۰ ہزار کے درمیان ہے۔

(۴) لیکن باوجود اس عظیم ہڑتال کے ٹرینوں کی روانگی پر کوئی نمایاں اثر نہیں پڑا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مال گاڑیوں کی تعداد میں ضرور تخفیف ہوئی ہوگی۔ لیکن سواری گاڑیاں برابر چل رہی ہیں۔ ہاں اتنا اثر ضرور ہے۔ کہ گاڑیاں بہت لیٹ آتی ہیں اگر ہڑتال اسی طرح جاری رہی۔ تو مسافر اور ڈاک گاڑیوں پر ضرور اثر پڑے گا۔

(۵) یہ خبر نکلی تھی۔ کہ ریلوے نے گورنمنٹ سے سفر میں پلٹن کی خدمات ریلوے کے کام کو جاری رکھنے کے لئے حاصل کی ہیں۔ سفر میں جانے والے ریلوے کے کام میں ضرور ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن ان سے بھی کام کب تک چلایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہڑتال سے ہڑتالی رعایا اور گورنمنٹ مصیبت میں ہیں۔

(۶) ایک نئے قانون کی شق اعلیٰ

دل کے علاوہ گرد و دارہ پر بندش

کمیٹی کا اجلاس

غیر قانونی قرار

قانون جماعت قرار دی گئی تھی۔ جنوری سنہ ۱۹۲۴ء میں اس کا آخری جنرل اجلاس جب امرت سر اکال محکمت میں ہوا۔ تو اس کے تمام ممبران شامل اجلاس کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کمیٹی کا کوئی اجلاس نہیں ہوا۔ کیونکہ اس کے خلاف قانون ہونے کا اعلان قائم تھا۔

(۲) لیکن حال ہی میں اس کا جنرل اجلاس ہوا ہے۔ مگر ان حالات مختلف ہیں۔ اس اجلاس میں اتنے ممبر شامل ہوئے ہیں۔ کہ کہتے ہیں۔ کہ اس سے پہلے کبھی شامل نہیں ہوئے۔ گو اس کے خلاف قانون ہونے کا حکم بدستور قائم ہے۔ لیکن اس حکم سے نہ سکھوں کو ڈر ہے۔ نہ گورنمنٹ ہی اس پر عملدرآمد کرنے کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔

پرانے ہندو اور نئے آریہ

بعض سناتن دھرم سبھاؤں کی طرف سے آریہ سماج کے خلاف جو شرارتیں کی جا رہی ہیں اون کو سنکر ہمارا کلیجہ بیٹھ جاتا ہے۔ آریہ سماج کے خلاف گندے اور اشتعال انگیز لیکچر دلائے جاتے ہیں۔ قابل اعتراض اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں۔ آریہ سماج اور اس کی انٹی یوشنوں کے بائیکاٹ کا کھلم کھلا پرچار کیا جا رہا ہے۔ لائل پور اس ساری شرارت کا مرکز ہے۔

متھرا کے واقعہ کو بڑھا کر سناتن دھرمیوں کے جذبات کو آریہ سماج کے خلاف بھڑکایا جا رہا ہے۔

دیانند جنم شتابدی کے دنوں میں پنڈت دہاں کے سناتن دھرم سبھا کے پریسیڈنٹ کو اشتعال دلانے کی کوشش کی۔ اس کے کچا چٹھا اگو چلاک کے سامنے رکھا تو وہ اس پر لعنت کر بیٹھے۔ حضرت ازماں صاحب پہلے تو اپنے پہلے دونوں پلین کامیاب نہ ہوئے لیکن آخری دن معمولی سا جھگڑا ہو جانے سے ان کی مراد بر آئی۔ اور جس غرض کو لیکر وہ وہاں گئے تھے۔ وہ پوری ہوئیں۔

راولپنڈی میں آریہ سماج کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ وہاں لڑکوں کو آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشنوں میں جانے سے روکا جاتا ہے۔ محض آریہ سماج کے خلاف شرارت پھیلانے کے لئے وہاں سے ایک اخبار نکالا جاتا ہے۔ اس کے ایک پرچہ میں کرشن کے دربار میں فریاد کے عنوان سے ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں ؎

ڈھونگ رچ کر کے دیانند کے چیلے کامو ہن
دل دکھلائے ہیں بہت سخت ہمارے آجا
جن نالائقوں نے تیرے مکٹ کی کی ہے ہانی
اُن کو دینے کو سزا نند دلارے آجا

متھرا کے مکٹ توڑنے کے سراسر غلط اور معروضہ واقعہ کی آڑ میں کرشن بھگوان کو بلایا جا رہا ہے۔ تاکہ سماجی نالائقوں کو ڈنڈ دیں۔ اچھی بات ہے۔ اگر کرشن بھگوان آجائیں۔ کیونکہ انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ نالائق کون ہے۔ اور انہیں کون بدنام کر رہا ہے۔

(پیکاش)

— خبر ہے۔ کہ ہندوستان میں فوجی کالج کی قائمی کے سوال پر گورنمنٹ ہند غور کر رہی ہے جس میں ہندوستانیوں کو تعلیم دیجائیگی۔

— افواہ ہے۔ کہ امرتسر کے ایک مسلم اخبار پر مقدمہ چلنے والا ہے۔

— بنگال میں ایک درخت ملا ہے جس کی عمر ۵ سو سال دانوں کا دعوے ہے۔ کہ دس لاکھ برس کی ہے۔

— امریکہ میں آپریشن کے ذریعہ گونگوں کو بولنے کے قابل بنانے کا کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۶ رمئی ۱۹۲۵ء

ویدک دھرم عالمگیر مذہب نہیں

(۳)

پچھلے دو نمبروں میں ہمنے آریہ سماج کی اپنی مذہبی کتب سے ناواقفیت اور ان کی عملی و اخلاقی حالت کا مختصر سا نقشہ دکھایا ہے۔ اس نمبر میں آریہ سماج یعنے دیانندیوں کی اندرونی حالت کا عکس اُتارا جاتا ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرماویں۔ کہ جس قوم کا علم وہ ہو جو نمبر ۱ میں بیان ہوا ہے۔ اور عمل و اخلاق وہ ہو جو نمبر ۲ میں دکھایا ہے۔ اور اندرونی حالت یہ ہو جو اس نمبر میں نظر آئے گی۔ ایسی قوم بھی یہ دعویٰ کر سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے دھرم کا جھنڈا یورپ و امریکہ بلوچستان۔ افریقہ و عرب و افغانستان میں گاڑ رہی۔ اسکے متعلق بھی ہم آریہ سماج کے معززین کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارا دعوےٰ دشمن کی زبان سے ثابت ہو جائے۔

پہلا گواہ لالہ لکھا سبھی رام آریہ } گواہ ایم۔ اے ہیں اور پلیڈر ہیں۔ اور آریہ رسالہ کے جسکا نام "ویدک میگزین" ہے اوگورو کل کانگڑی سے بزبان انگریزی نکلتا تھا۔ ایڈیٹر بن کر آریہ سماج کی عملی و اخلاقی حالت کو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"یہ دشمن تو درکنار ہمارے اپنے بہت سے دوست بھی ہمکو اندھا دھند تقلید بے جا جوش اور زیادتی کا ملزم ٹھہرا رہے ہیں۔ غیر آریہ لوگوں (عیسائی۔ مسلمان۔ سکھ۔ جینی وغیرہ) اور انکے مذاہب کی نسبت جو الفاظ ہم استعمال کرتے ہیں۔ وہ کسی صورت سے قابل ستایش نہیں کہلا سکتے۔ ہم ہر شخص کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارا چودہ پندرہ سال کا بچہ بھی جس کو دنیا و مافیہا کا کوئی تجربہ نہیں ہوتا۔ فنکر اچارج۔ گوتم بدھ۔ اور یسوع مسیح جیسے دوانوں لوگوں پر اعتراض کرنے سے نہیں چوکتا۔

دوسروں کی معمولی کمزوریوں کو بڑے بڑے اخلاقی جرائم بنا کر دکھلا دینا ہمارے بائیں ہاتھ کا کرتب ہو رہا ہے۔ ہماری اعلیٰ درجہ کی صفت اسی میں رہ گئی ہے۔ کہ ہم اپنے مخالفین کی سیاہ تصویر کھینچیں۔ اور ان کے ادنےٰ نقائص کو قابل نفرت گناہ بنا کر دکھا دیں۔ ہمارے اپدیشکوں (واعظوں) کو جس بات سے زیادہ انس ہے وہ یہ ہے کہ مخالف مذاہب کے معتقدات کو قابل اعتراض پیرایہ اور غیر مہذبانہ عبارت میں پیشکرتے ہیں۔ ہمارے ہاں وہی لیکچرار کامیاب سمجھا جاتا ہے۔ جو دوسرے مذاہب کے مسلمہ اور مقدس اصولوں کو موڑ توڑ کر پیش کر کے حاضرین کو ہنسا دے۔ ہماری خوش طبعی اور مذاق اگر ہے۔ تو یہ کہ دوسرے مذاہب کی ہنسی اڑائیں۔ اور عجیب تر یہ بات ہے۔ کہ ہم ان حرکات پر خوش ہوتے اور ان کا نام ہماری اصطلاح میں صاف گوئی رکھا جاتا ہے۔

لیکچراروں کے علاوہ چونکہ ہمارے بڑے اہل قلم بھی جن سے ہمیں بہت امیدیں رکھنی چاہئیں تھیں۔ عام مذاق کی پیروی کر کے تہذیب سے گرے ہوئے ہیں اسلئے جو نقص ہماری تقریروں میں ہے۔ وہی تحریروں میں بھی موجود ہے۔ آپ آریہ سماج کا کوئی پرچہ اوٹھا کر دیکھیں۔ تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ایڈیٹر اور نامہ نگار سب کے سب دوسرے لوگوں کی عیب شماری اور نقص گیری کے معیوب کام میں مصروف ہیں۔

ہم اپنے بھجنوں کو دیکھیں۔ تو ان میں یا تو گالیوں کا ایک لمبا سلسلہ ہوتا ہے۔ یا ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کے معتقدات پر بیجا اور بے وجہ حملہ ہوتے ہیں۔ یہ بھجن ہمکو کینگی کی طرف لیجاکر نفرت اور دشمنی کے دلدل میں پھنسا رہے ہیں۔ ہمارے کمینہ جذبات کو بھڑکاتے اور غیر از ویدک دھرمیوں (عیسائی مسلمان وغیرہ) کی ہمدردی کو ہم سے دور کر کے ان کے دلوں کو دکھاتے ہیں۔ حاضرین کے دلوں میں نفرت کا زہریلا اثر بھرتے ہیں۔ اس بُرے جذبہ کے ہم یہانتک غلام ہو چکے ہیں۔ کہ ہمنے اخلاق اور ادب کو خیرباد کہدیا ہے"

(اخبار پرکاش لاہور مطبوعہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱)

اس صاف گو آریہ گواہ کی شہادت آریہ سماج کے اعلیٰ اور ادنیٰ بچے اور بوڑھے۔ واعظ اور مصنف۔ ایڈیٹر اور نامہ نگار گویے اور شاعر سب کے سب ویدک اخلاق کا آئینہ ہے۔ اور قابل نفرت اعمال کا گنجینہ۔ آگے دوسری شہادت ملاحظہ فرمایئے۔ اور گھبرایئے نہیں۔ ورنہ اس عالمگیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک دھرم کے پیروؤں کی پاکیزگی دیکھتی جائیے۔

دوسرا گواہ کرشن بی۔ اے

یہ گواہ ہفتہ وار اخبار پرکاش اور روزانہ اخبار پرتاپ کا ایڈیٹر اور آریوں کی پرتھی ندھی سبھا لاہور کا سکریٹری ہے جو اپنے پرکاش میں یوں قلم فرسا ہے۔ کہ

"سارے آریہ سماج میں ایسے پریوار (خاندان) جنہیں پورن روپ سے (سرتاپا) آریہ کہا جاسکے۔ انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ پرش (مرد) آریہ ہیں۔ لیکن ان کی استریاں (عورتیں) آریہ نہیں۔ بعض پریوار (گھرانوں) میں استریاں (مستورات) آریہ ہیں۔ لیکن محض اسلئے کہ انکے پتی (شوہر) آریہ سماج سے سمبندھ (تعلق) رکھتے ہیں۔ چونکہ ان دیویوں کا اپنا عقیدہ آریہ سماج پر نہیں ہوتا۔ اسلئے جب کبھی آزمائش آتی ہے۔ وہ گر جاتی ہیں۔ اور بہت سی حالتوں میں اپنے پتیوں (خاوندوں) کو بھی لے ڈوبتی ہیں۔ سارے جہان کو رگڑا چڑھانے والے آریہ نوجوانوں کو (جن میں غالباً ایڈیٹر پرکاش بھی ہیں۔ فاروق) ہمنے بُری طرح چاروں شانے چت گرتے دیکھا ہے۔ آریہ سماج کے بڑے بڑے پُرشوں کی فہرست پیش کی جاسکتی ہے جن کے لڑکے آریہ نہیں۔ انہیں آریہ سماج کے ساتھ کوئی ہت (لگاؤ) نہیں۔ آریہ سماج کے کسی کام میں دلچسپی نہیں۔ آریہ سماج میں کبھی آتے نہیں۔ پچھلے دنوں دو آریہ پریواروں (خاندانوں) میں سمبندھ (تعلق رشتہ) ہوا۔ جب دو اد سنسکار (رسومات شادی بموجب ویدک دھرم) ہو رہا تھا۔ تو ورہاشہ (دولہا) خوب ڈانس کر رہے تھے۔ یہ ہاشہ ایک آریہ کے زیر نظر تھے۔ یہ سنسکاروں کی مٹی کیوں خراب ہوتی ہے؟ اسلئے کہ لڑکوں کو آریہ سماج کیا دھرم سے ہی کوئی دلچسپی نہیں۔ ہمارے سنسکار اعلیٰ ہونے کے باوجود کیا اثر پیدا کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہمیں خود ہی ان پر شردھا (یقین) نہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ ہمیں شردھا نہیں ایسے پریوار ہماری نظر کے سامنے ہیں۔

جو اسوقت دنیا کے نزدیک آریہ ہیں۔ لیکن جن کی موجودہ نسل کے بعد کوئی آریوں کا نام لیوا نہیں رہیگا۔ آریہ سماج میں نئی بھرتی بہت نہیں ہو رہی۔ موجودہ آریوں کے لڑکے لازمی طور پر آریہ نہیں ہوتے نہ ہمارے پریوار (اہل خاندان) آریہ ہیں اور نہ وہ آریہ بننا چاہتے ہیں۔ بعض حالتیں ایسی بھی دیکھی گئی ہیں۔ جب کہ آریہ گرہ پتی کے جیون (ممونہ زندگی) کو دیکھکر اسکا پریوار (خاندان) انا یہ (یعنے تارک ویدک دھرم) ہوگیا۔"

(اخبار پرکاش مورخہ ۸ رجولائی ۱۹۲۳ء نمبر ۲۶ صفحہ ۶)

تیسرا گواہ شیو برت لال ورمن ایم۔ اے

یہ مہاشہ بھی ہیں۔ اور ایک آریہ رسالہ "مارتنڈ" لاہور کے ایڈیٹر ہیں۔ جو اپنا حالِ زار بالفاظ ذیل سناتے ہیں۔

"مجھ کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دوسروں کے ذرا ذرا قصوروں پر ناراضگی کا اظہار کرنے اور انکو بدنام کرنیکا عیب آریہ سماج میں کوٹ کوٹ کر بھر گیا ہے۔ یہاں سوائے عیب دیکھنے اور نکتہ چینی کرنے کے اب اور کوئی بات باقی نہیں رہ گئی۔ اپنے شہتیروں کو چھپانا اور دوسروں کے تنکوں کو مطعون قرار دینا اس جیتی جاگتی ہندو سوسائٹی کا ایک طرح دھرم بن گیا ہے۔ اوروں کو تو جانے دیجئے ان کا برتاؤ آپس میں ایسا دلخراش ثابت ہو رہا ہے۔ کہ جس کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جس سماج کو دیکھئے بدنیتی عیب بینی اور نکتہ چینی کا دنگل بنا ہوا ہے۔" ص۱

پیارے بھائیو! ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ روزانہ پنج کرم (فرائض مذہبی) کرتے ہو؟ آپ نے ویدوں کا مطالعہ کیا ہے؟ اس کا جواب آپ اثبات میں نہ دے سکوگے۔ سب سے پہلے آپکو سماج سے بوریا بستر باندھنا چاہیئے۔

لوگ سچی بات کو سُنکر بُرا مانتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا میں آریہ سماج ہی ایک ایسا گروہ ہے۔ جس کو شور مچانے اور دوسروں پر پھبتیاں اُڑانے میں کمال حاصل ہے۔ ورنہ جاؤ اپنے اپنے سماج کے آدمیوں سے پوچھ دیکھو۔ کون روزانہ سندھیا اور ہون (جو سب سے بڑی روزانہ ویدک عبادت ہے۔) کرتا ہے" ص۱۲

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اب آریہ سماج وہ آریہ سماج نہیں رہا جس کی بُنیاد دھرمشی سوامی دیانند نے ڈالی تھی۔ آریہ سماج گمراہی کے خندق میں گر رہا ہے۔ پہلے وہ پولیٹیکل خندق میں جا گرا تھا۔ اب سوشیل گمراہی کی غار میں ڈوبتا جاتا ہے۔ اور اگر یہی حالت رہی تو اس کی موت **بہت جلد آجائے گی۔**" ص۱

(مارتنڈ اکتوبر ۱۹۱۰ء)

پیارے ناظرین! ایم۔ اے آریہ کا بھی جھینکنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُن لیا۔ آگے آریوں کے شیخ چلّی لیڈر کا بیان سُنیئے:۔

چوتھا گواہ بھائی پرمانند

یہ گواہ بھائی پرمانند ہے۔ جس نے ۱۹۱۰ء میں آریہ سماج کی فتوحات کی خیالی سکیم بناتے ہوئے کہا تھا۔

کہ "ایک زمانہ آنیوالا ہے۔ کہ تمام مسجدیں آریہ مندر بن جائیں گی۔ اور ان میں ہون ہُوا کرینگے۔ میں سوچا کرتا ہوں۔ مکہ جیسے دہلی کی جامع مسجد (ناک یہ دہن) آجاویگی۔ تو ہم اسکو کیا کرینگے۔ ہم تمام ہندوستان کے آریہ نہیں۔ بلکہ تمام دُنیا کے آریہ جمع ہو کر اس میں ایک کانفرنس کیا کرینگے"

اس آل انڈیا آریہ کانفرنس کے پریسیڈنٹ کی شہادت سُنیئے۔ کہ وہ اس فاتح قوم کی ۲۵ رنومبر ۱۹۲۲ء کو آریہ سماج دیھوو والی لاہور کے جلسہ پر اپنے لیکچر میں اسطرح تعریف کرتا ہے۔

"سوامی دیانند کے کچھ عرصہ بعد آریہ سماج میں دو قسم کے خیالات کام کرنے لگے۔ ان میں تفرقہ کی بُنیاد مانس (گوشت خوری) کا سوال تھا۔ ایک فریق میں جسے کلچرڈ پارٹی کا نام دیا گیا۔ کچھ آدمی ایسے تھے۔ جو کھلم کھلا مانس پرچار کرتے تھے۔ ان کے لیڈر رائے مولراج (آریہ) تھے۔ اُنھوں نے آریہ سماج لاہور کے پلیٹ فارم پر ایک لیکچر دیا۔ کہ گوشت کا کھانا نہ کھانا سدھانت (عقائد و اصول مذہب) کا سوال نہیں ہے۔ کھانے پینے میں دھرم نہیں ہے یہ فریق ملک میں قومی خیالات کا پرچارک (واعظ) سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جب آزمائش کا موقع آیا۔ تو یہ فریق اپنی پوزیشن سے پھسل گیا۔ اس گروہ نے اپنے اور بیگانوں سے آنکھیں بدل لیں۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ یہ قومی جماعت اپنے مشن میں سخت ناکامیاب رہی۔ آریہ سماج پُورے طور پر ایک مذہبی جماعت بھی نہ بن سکی اگر یہ خالص مذہبی جماعت بن جاتی۔ تو بھی مبارک ہوتا۔ مگر بدقسمتی سے ہم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے ممبروں میں وُہی پورانک بھاؤ (قدیم ہندوؤں والے طریق) وہی پورانک سنسکار (قدیم ہندوؤں والی مذہبی رسوم) اور ذات پات کے جھگڑے موجود ہیں"

(اخبار پرکاش مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۱-۱۲)

واہ کیا مذہبی جماعت ہے جس کی حالت پر اس کے لیڈر سرہانے کھڑے ہو ہو کر ماتم کر رہے ہیں۔ اس پر خواب دیکھتے ہیں۔ ویدک دھرم کا جھنڈا مکہ و مدینہ میں گاڑیں گے۔ ہمیں تک یہ آہ و پکار ختم نہیں ہو جاتی۔ آگے پانچویں گواہ کا واویلا ملاحظہ فرمائیے۔ وہ کیا کہتا ہے۔

پانچواں گواہ ارجن دیو

یہ گواہ دیانند کالج لاہور کا ایک طالبعلم ہے۔ جس نے اخبار پرکاش میں "رشی دیانند کی توہین" کے عنوان سے ایک مضمون لکھتے ہوئے آریہ سماج کی حالت زار پر اس طرح آنسو بہائے ہیں۔

"آریہ سماج کے اندر ایسے لوگ ہیں۔ جو کہ مار آستین بنکر آریہ سماج کے سینے میں مہلک ڈنک لگا رہے ہیں۔ اور کیڑوں کی طرح اس کی جڑھ کو کاٹ رہے ہیں۔ آریہ سماج کے پاک اصولوں کو ایک ادنےٰ سے ادنےٰ دشہ بھوگ (گوشت خوری) کیلئے پاؤں تلے کچل رہے ہیں۔ آریہ سماج دیھوو والی لاہور کی بابت الت تشریح کی محتاج نہیں۔

بیحیائی اور بے غیرتی کے ورثیہ اپنی تصویر آپ پیش کر رہے ہیں۔

رشی دیانند کے پرچار (آریہ سماج دیھوو والی) میں (رائے ٹھاکر دت دھون کالا) پولیس کو لانا اس امر کا ثبوت ہے۔ آج اس مندر میں اس کے پجاریوں کا داخلہ بندوق کی دھمکی سے روکا جاتا ہے۔ اسکا آریہ جگت پر کیا اثر پڑے گا۔ اور بیرونی دنیا ہمیں کن القاب سے یاد کرے گی۔ (مہاشہ جی واقعات کی بناء پر اوخویشتن گم است کرا رہبری کند گمنگ فاروق) کہ یہ ہیں سنسار (تمام دنیا) کو اوم کے جھنڈے تلے لانے والے اور سچی نجات سکھ اور شانتی کے واحد ٹھیکیدار!"

(اخبار پرکاش مورخہ ۴ر جون ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۳ کالم ۲-۳)

افسوس ایسے واقعات اور حالات کے ہوتے ہوئے یہ قوم ویدک دھرم کے گُن گاتی اور اسکو دُنیا میں پھیلانے کی تمنا رکھتی ہے۔ انہی خوبیوں کو وہ دیگر ممالک میں نمونتاً پیش کر کے ویدک دھرم کی لال لال جھنڈیاں گاڑیں گے۔ ابھی میرے سامنے ایک درجن سے زیادہ گواہ آریہ سماج کی عملی حالت کے پیش کرنے حاضر ہیں۔ اگر سب کے بیانات قلمبند کروں۔ تو مضمون لمبا ہو جائیگا۔ اس لئے اس مضمون کو ختم کر کے آیندہ وہ مضمون لکھونگا جو آریہ سماج کی موت کا مخبر ہے۔

تصدیق کلام ربانی

آریہ سماج کے ایک مشہور زبان دراز مداری لعل آریہ سکندرآباد نے ایک کتاب "مسلمانی کے بانی کی کہانی" لکھ کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا تھا۔ اس کتاب میں آریہ مذکور نے نہایت ہی دیدہ دہنی اور دل آزار طریق سے آنحضرتؐ کی ذات مبارک پر نارواؤ کینہ اعتراضات کئے تھے جس سے مسلمانوں میں سخت اشتعال پیدا ہوا۔ خدا کے فضل و کرم سے اس گندی کتاب کا پرزور مدلل اور مفصل جواب غیر مسلم علماء اور یورپین فضلاء کی تصدیقات و تصنیفات سے مخدومی مولوی سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اگادہ نے بڑی محنت سے لکھا اور مندرجہ عنوان سے شائع ہوا۔ اس کا مطالعہ ہر ایک محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرض ہے چند جلدیں باقی ہیں جو صرف ۸ر لکھ کر منگا سکتی ہیں۔ خریدار فوراً ہی ذیل پتہ سے طلب فرماویں۔ منیجر فاروق بکڈپو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چند اعتراضات کے جوابات

(از خواجہ جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل)

جناب بابو شاہ عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر جہلم نے ایک غیر احمدی کے چند اعتراضات دربارۂ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بغرض جواب بھیجے ہیں جنکے جوابات افادۂ ناظرین کیلئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

اعتراض اوّل معترض نے یہ کیا ہے کہ اس زمانہ میں تو وہ وجوہات ہی معدوم ہیں جن کی بناء پر کوئی نبی مبعوث ہوا کرتا ہے"

جواب معترض صاحب کا یہ خیال حالات موجودہ سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ کیونکہ جن حالات اور جن وجوہات کی بناء پر کوئی نبی مبعوث ہوا کرتا ہے۔ وہ سب اس زمانہ میں موجود ہیں ظاہر ہے۔ کہ اسوقت دُنیا دہریت کا شکار ہو رہی ہے۔ حقیقی خدا سے روگردان ہے۔ لوگ عبادات۔ تقوےٰ۔ طہارت۔ دیانت۔ امانت۔ کو الوداع کہہ چکے ہیں۔ آنحضرت صلعم کے مبعوث ہونیکی غرض قرآن مجید نے یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ بیان فرمائی ہیں۔ کہ وہ لوگ جو شتر بے مہار کی طرح تھے۔ اُن کو ایک قانون کے ماتحت چلائیں۔ اور جو لوگ نفسانی آلائشوں اور گناہوں کی نجاست میں مبتلا تھے ان سے انکو پاک کریں۔ تیسرے انکو کتاب الٰہی کے معارف و حقائق اور علوم حقہ سکھائیں۔ چوتھے حکمت اور دانائی کی باتیں سکھائیں۔ عالم میں غور کر کے دیکھ لو۔ کہ یہ زمانہ بھی ان چاروں امور سے بالکل عاری اور خالی تھا۔ لوگوں نے قرآن مجید پر عمل کرنا ترک کر دیا۔ انواع و اقسام کے گناہوں میں مبتلا تھے۔ ایک مزکی کی ضرورت تھی۔ جو انکا تزکیہ نفس کرے۔ قرآن مجید اور حدیث کا علم دنیا سے اُٹھ گیا تھا۔ رسوم و بدعات کے نیچے پڑے ہوئے تھے۔ اسلئے ایک معلم قرآن و حدیث کی ضرورت تھی۔ جو خدا تعالیٰ سے علوم حاصل کر کے لوگوں کو معارف و لطائف قرآنیہ اور اسکے اسرار اور حقایق و دقائق سکھائے۔

پس اس زمانہ میں تمام وہ وجوہات موجود تھیں۔ جن کی وجہ سے کوئی نبی مبعوث ہوا کرتا ہے۔

اخبار زمیندار اور ضرورت نبی

چنانچہ اخبار زمیندار جنوری ۱۹۱۶ء میں مولوی ظفر علی خان صاحب لکھتے ہیں۔

"سنت اللہ میں جو ابتدائے آفرینش سے آجتک تبدیل نہیں ہوئی۔ یہ قاعدہ داخل ہے۔ کہ جب دنیا میں جرائم و معاصی بڑھ جاتے ہیں۔ شقاوت و خباثت خیر و سعادت کی جگہ لے لیتی ہے۔ لوگوں کے دلوں پر گناہ کی ظلمت چھا جاتی ہے۔ تو خدا کی رحمت کو غیرت ہوتی ہے۔ اسلئے رحم کے ناپیدا کنار دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بشریہ مگر ضعیف بندوں کو بدی کے گڑھے سے نکالنے کے لئے انہیں میں سے ایک شخص کو اپنی طرف سے اس خدمت کے لئے مامور کرتا ہے۔ کہ انہیں راہ راست پر لائے۔ اور یہ تمام امور نبی ذاتاً بکلی علوہ پائے جاتے ہیں۔"

دوسرا اعتراض معترض نے یہ کیا ہے کہ مندرجہ ذیل دس امور ایسے ہیں جو ہر ایک نبی میں مشترک طور پر پائے جاتے ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب میں ان میں سے کوئی امر نہیں پایا جاتا۔

ہر نبی صاحب کتاب و شریعت نہیں ہوتا امر اوّل نبی کے لئے حامل کتاب ہونا ضروری ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ کتاب سے مراد اگر معترض کی یہ ہے۔ کہ ہر نبی کیلئے نئی شریعت کا لانا ضروری ہے۔ تو یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے۔ جیسا کہ آیت ووھبنا لہ من رحمتنا اخاہ ھٰرون نبیا سے ظاہر ہے۔ مگر وہ شرعی نبی نہیں تھے۔ بلکہ حضرت موسےٰ کی شریعت کے تابع تھے۔ اسیطرح وہ تمام رسول جو حضرت موسےٰ کے بعد مطابق آیت ولقد اتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل مبعوث ہوئے تھے۔ وہ شریعت موسویہ پر عمل کرتے اور دوسرے لوگوں سے عمل کرواتے تھے۔ چنانچہ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا انزلنا التورٰی فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا۔

کہ ہم نے تورات کو اتارا جس میں نور اور ہدایت تھی۔ اس تورات کے مطابق خدا کیلئے فرمانبردار انبیاء یہودیوں کو حکم دیتے چلے آئے۔ اور اسی کے موافق ان کے لئے فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اور اگر کتاب سے مراد ایسی صحائف ہیں جنمیں انکے الہامات اور کشوف صادقہ اور رؤیائے صالحہ درج ہوں۔ تو ایسی کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیگئی۔

علاوہ ازیں زرقانی جلد ۷ ص۲۷ میں لکھا ہے۔

قد لا یکون النبی مستقلا بل یاتی لتقویۃ شریعۃ نبی قبلہ لا کہ نبی بھی مستقل نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے پہلے نبی کی شریعت کو مضبوط کرنے اور اس پر لوگوں کو چلانے اور عمل کرانے کے لئے آیا کرتا ہے اور اسیطرح موضوعات ملا علی قاری ص۱۱۱ میں امام ملا علی قاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے خاتم النبیین کے یہ معنے کئے ہیں۔ "انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ" کہ آپ کے بعد ایسا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی ملت کو منسوخ کرے۔ اور آپ کی امت سے نہ ہو۔ یعنے امتی غیر شرعی نبی ہو سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ ہر نبی کے لئے شریعت جدیدہ کا لانا ضروری نہیں

امر دوم۔ نبی کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے بطور اتمام حجت خاص نشان عطا ہوتا ہے۔ جس کا مقابلہ کرنا قدرت انسانی سے بالاتر ہوتا ہے۔ یہ از قسم خارق عادت ہوتا ہے۔ جس کو معجزہ کہتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ

مسیح موعود صاحب اعجاز تھے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس قسم کے نشانات عطا کئے گئے جنکے مقابلہ سے تمام اہل دنیا عاجز آ گئے۔ چنانچہ آپ ضرورۃ الامام صفحہ ۲۵-۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اسکا مقابلہ کر سکے۔

(۲) میں قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنیکا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۳) میں کثرت قبولیت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اسکا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تین ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔

(۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

اعجاز احمدی

علاوہ ازیں آپ نے ایک کتاب اعجاز احمدی (جسم ۴۰ صفحات) ایک ہفتہ کے اندر لکھ کر اور چھپوا کر مولویوں کے نام بھیجدی۔ اور مولوی ثناء اللہ کو خصوصاً لکھا کہ تم جسقدر بھی مولوی اپنی امداد کیلئے بلانا چاہتے ہو بلالو۔ اور اگر تم بیس دن کے اندر ایسا ہی رسالہ اس کے جواب میں لکھ کر بھیجدو۔ تو میں دس ہزار روپیہ انعام دوں گا۔ مزید برآں آپ نے یہ بھی لکھا۔

"اگر بیس دن میں انہوں نے اس قصیدہ اور اردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا۔ تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا۔ اور میرا سارا سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں میری جماعت کو چاہیئے کہ مجھے چھوڑ دے اور قطع تعلق کر لے"

اعجاز احمدی صفحہ ۹ مگر آپ نے پہلے سے ہی اس کتاب کے صفحہ ۳ میں لکھ دیا تھا کہ یہ نہیں لکھ سکینگے۔ کیونکہ

"خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دیگا۔ اور ان کے دلوں کو غبی کر دیگا"

پس کسی شخص کو بھی ہمت نہ پڑی کہ وہ اس مقررہ میعاد میں جیسا بھی ہو سکے جواب میں ۴۰ صفحہ کا رسالہ لکھ کر شائع کر دیں۔

اعجاز المسیح

پھر اسی طرح آپ نے ایک کتاب اعجاز المسیح لکھی اور مقابلۃً ویسی کتاب لکھنے والے کے لئے بھی دس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا۔ اور اس کے ٹائٹل پیج پر ہی لکھ دیا۔ من قام للجواب وتنمر فسوف یری انہ تندم وتذمر۔ کہ جو شخص اس کتاب کا جواب دینے کے لئے کھڑا ہوگا۔ وہ بہت جلد پشیمان ہوگا۔ اور ناکام و نامراد رہے گا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس کتاب کے حواشی پر چند نوٹ ہی کئے تھے۔ کہ اس کی حضرت عزرائیل علیہ السلام نے بغیر کسی لمبی مہلت دینے کے روح قبض کر لی اور اس کے بعد کسی شخص کو اسکے مقابلہ میں کتاب لانے کی میعاد کے اندر جرأت نہ ہوئی۔

امر سوم۔ نبی کے اخلاق حمیدہ اور اعتقاد و اعمال محدود ہوتے ہیں۔ ممنوعات شرعیہ سے نبی معصوم ہوتے ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے۔

مسیح موعود معصوم تھے

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تمام صفات سے متصف تھے۔ اور جس قسم کے گناہوں یا ممنوعات سے نبی کیلئے معصوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ آپ معصوم تھے۔ باوجودیکہ انبیاء کے اخلاق اعلیٰ پایہ کے ہوتے ہیں۔ عبادت۔ زہد۔ تقوےٰ و طہارت و دیانت و امانت میں سب سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ممنوعات شرعیہ سے مجتنب رہتے ہیں۔ مگر پھر بھی مخالفین ہمیشہ سے انبیاء پر اتہامات اور جھوٹے الزامات لگاتے چلے آئے ہیں۔ حضرت موسےٰ پر بھی الزام لگایا گیا۔ آنحضرت صلعم پر بھی اعتراضات کئے گئے بلکہ کافروں نے تو نعوذ باللہ یہ بھی کہا کہ ھٰذا ساحر کذاب کہ آپ تو چکنی چپڑی باتیں کر کے لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مایل کرنیوالے جادوگر چالباز ہیں اور آپ کا پیشہ ہی جھوٹ بولنا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے الزامات دعوےٰ کے بعد ہی اکثر طور پر لگائے جاتے ہیں۔

امر چہارم۔ نبی کی مخالفت و تکذیب کے سبب جو عذاب نازل ہوتا ہے اس میں صرف مخالفین ہی مبتلا ہوتے ہیں۔

جواب

یہ بھی غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم کہ تم ان کفار کا مقابلہ کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب دیگا۔ اب قتال کو اللہ تعالیٰ نے کفار کے لئے عذاب قرار دیا ہے۔ مگر ہر ایک جانتا ہے۔ کہ جنگوں میں صحابہؓ بھی شہید ہوتے تھے۔

امر پنجم۔ نبی خلاف ضمیر کوئی پابندی منظور نہیں کرتا۔

جواب

اسمیں شک نہیں۔ کہ جس غرض کے لئے انبیاء دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ وہ اسی کے پورا کرنے کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ اور اپنی ضمیر کے خلاف کوئی پابندی منظور نہیں کرتے۔ جس سے ان کے سلسلہ اور مقصد کی اشاعت و ترقی میں روک واقع ہوتی ہو۔ ہاں بعض وقت ایسا ہوتا ہے۔ کہ نبی ایک پابندی منظور کرتا ہے جو حقیقت میں وہ خلاف ضمیر نہیں ہوتی مگر دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ اپنی کوتاہ نظری کیوجہ سے اوسے خلاف ضمیر سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً

صلح حدیبیہ کا واقعہ

حدیبیہ مقام پر جو شروط اور پابندیاں آنحضرت صلعم نے منظور کیں۔ صحابہؓ اور دوسرے لوگوں نے یہ خیال کیا۔ کہ آپؐ نے دشمنوں سے ڈر کر دب کر خلاف ضمیر منظور کی ہے۔ معترضین نے اعتراض بھی کیا۔ مگر یہ سمجھنے والوں کی غلطی تھی۔ آنحضرت صلعم نے خلاف ضمیر کوئی پابندی منظور نہیں کی تھی۔ بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ دو حکم آکر ٹکرا جاتے ہیں۔ تو انمیں سے ایک کو ترجیح دیکر اعلیٰ کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ مگر نادان لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ دیکھو جی انہوں نے خلاف ضمیر کام کیا ہے۔ حالانکہ وہ خلاف ضمیر نہیں ہوتا۔ بلکہ ادنےٰ کی بجائے اعلیٰ کو اختیار کیا ہوتا ہے۔

امر ۵ ۔ نبی کا کوئی بشر استاد نہیں ہوتا۔

جواب اوّل۔ سو لاکھ انبیاء گذرے ہیں۔ کیسے معلوم ہوا۔ کہ کسی نبی کا بھی بشر استاد نہیں تھا۔

دوم۔ یہ بات قرآن مجید میں لکھی ہوئی ہے یا حدیث میں کہ نبی وہی ہوتا ہے جس کا کوئی بشر استاد نہ ہو۔

سوم۔ کیا حضرت موسےٰ علیہ السلام نے مطابق آیت الم نربک فینا ولیدا از بزرگوں تربیت نہیں پائی۔ پھر کیا آپ کہتے ہیں۔ کہ ایک لڑکے کا بادشاہ متولی ہو۔ اور اسکو اپنا بیٹا سمجھتا ہو۔ کیا وہ اسے علم نہیں سکھائیگا۔ پھر کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو آپؑ کے والد حضرت داؤد علیہ السلام نے علم سے محروم رکھا ہوگا؟ کیا حضرت عیسےٰؑ نے ایک یہودی سے توریت کو نہیں پڑھا؟ پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام نے مجمع البحرین مقام پر رہنے والے بشر سے نبی ہونے کی حالت میں علمنٰہ من لدنا علما ان تعلمن مما علمت رشدا کہکر متعلم بننے کی درخواست نہیں کی اور پھر اسکے پیچھے چلکر شاگرد بلکہ علم حاصل نہیں کیا؟ پس یہ اصول صحیح نہیں۔ کہ نبی کا کوئی بشر اُستاد نہیں ہوتا۔ البتہ جن باتوں کی اصلاح اور جن علوم و معارف کے سکھانے کے لئے وہ دنیا میں مبعوث کیا جاتا ہے۔ وہ باتیں اوسے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں علم قرآن و حدیث کو پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ اسلئے آپ نے قرآن مجید اور حدیث میں کسی بشر کی شاگردی اختیار نہیں کی۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

مسیح موعودؑ کا خدا معلّم تھا

"سو آنیوالے کا نام جو مہدی رکھا گیا۔ اسمیں یہ اشارہ ہے۔ کہ وہ آنیوالا علم دین خدا سے حاصل کریگا۔ اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرا حال یہی ہے۔ کوئی ثابت نہیں کرسکتا۔ کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔ یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہو۔"

(ایام الصلح اردو صفحہ ۱۴۷)

پھر اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اشاعۃ السنہ جلد ۹ صفحہ ۶۸ پر لکھتے ہیں۔

"لفظ مریم سے مؤلف مراد ہے جس کو ایک روحانی مناسبت کے سبب مریمؑ سے تشبیہ دیگئی ہے وہ مناسبت یہ ہے۔ کہ جیسے مریم بلا شوہر حاملہ ہوئیں ایسے ہی مؤلف براہین احمدیہ بلا تربیت و صحبت کسی پیر۔ فقیر۔ ولی۔ مرشد کے ربوبیت غیبی سے تربیت پاکر مورد الہامات غیبیہ و امور لدنیہ ہوئے ہیں۔ اور اس کی ایک ادنیٰ مثال نظامی کا شعر ہے ؎

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زن است
کہ مریم صفت بکر آبستن است"

مسیح موعودؑ آنحضرتؐ کے شاگرد تھے

پس سلوک کے منازل طے کرنے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور علوم الٰہیہ کے حصول میں انبیاء کا کوئی بشر استاد نہیں ہوتا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین اور تمام انبیاء کے سردار ہیں۔ اور اب نبوۃ کا انعام اُسی شخص کو مل سکتا ہے۔ جو آپؐ کی شریعت پر پوری طرح کاربند ہو۔ آپ کے نقش قدم پر چلے۔ اس لئے روحانی طور پر آپؐ کی شاگردی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام یہ بھی ہے۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم کہ تمام برکت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ پس مبارک ہے وہ جس نے سکھایا اور وہ بھی مبارک ہے۔ جس نے سیکھا اسی لئے آپ فرماتے ہیں۔

؎ دگر استاد را نامے ندانم ؎
؎ کہ خواندم درد بستانِ محمدؐ ؎

امر ہفتم :۔ کسی نبی کے متبعین میں یہ تنازعہ نہیں پڑا کہ آیا وہ نبی بھی تھا یا نہیں۔

جواب اوّل تو تمام انبیاء کے سلسلوں کی تاریخ محفوظ نہیں ہے۔ تو یہ حکم قطعی طور پر کیسے لگایا جاسکتا ہے۔ ہاں اگر قرآن مجید یا حدیث میں لکھا ہو۔ تو ہم تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر ایسا کہیں بھی نہیں لکھا۔

دوم۔ آپکو معلوم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوۃ میں جھگڑا نہیں۔ بلکہ نبوۃ کے مفہوم اور تشریح میں جھگڑا ہے۔

سوم۔ اگر انبیاء کی صداقت کا معیار ہر ایک انسان خود تجویز کرسکتا ہے۔ اس طرح تو کسی نبی کی بھی صداقت ثابت نہیں ہوسکتی۔ کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں جو نبی آتے رہے۔ اُن کے خلفاء بھی نبی ہوئے تھے۔ مگر آنحضرت صلعم کے خلفاء نبی نہیں ہوئے لہذا آپ سچے نبی نہیں ہوسکتے۔ یا کوئی شخص یہ ثابت نہیں کرسکتا۔ کہ کسی نبی کے چوتھے خلیفہ کے وقت آپس میں اسقدر افتراق و انشقاق کی لہر چلی ہو کہ بھائیوں نے ایک دوسرے کی گردنوں کو تہ تیغ کیا ہو۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ کے وقت [illegible] اسلئے آپ سچے نبی نہیں ہوسکتے۔ کسی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت اور کذب کے پہچاننے کا معیار اور کسوٹی اپنی عقل کو نہیں بنانا چاہیئے۔ بلکہ قرآن مجید اور حدیث کی رو سے کسی کے کذب و صدق کو جانچنا چاہیئے۔

امر ششم۔ نبی حج ضرور کرتا ہے۔

جواب بالکل غلط ہے۔ کہاں لکھا ہے۔ قرآنمجید میں یا حدیث میں۔ آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ حضرت شعیبؑ حضرت صالحؑ حضرت ادریسؑ حضرت شیثؑ اور حضرت نوحؑ نے حج کیا۔ یہ تو ایسی ہی بے ثبوت بات ہے۔ جیسے کوئی شخص یہ کہدے۔ کہ کوئی نبی نہیں گذرا۔ جس نے زکوٰۃ نہ دی ہو۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ نہیں دی۔ لہذا آپؐ سچے نبی نہیں ہو سکتے۔ حج کے لئے جن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ جس میں وہ پائی جائیں گی۔ اس کے لئے حج کرنا ضروری ہوگا۔ دوسروں کے لئے نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ تمام امور میسر نہیں آئے جنکا حج کرنے کے لئے پایا جانا ضروری ہے ہاں دوسرا طریق حج بدل کا جو شریعت نے مقرر کیا ہے۔ اس کے مطابق آپؑ کا حج بھی ہوگیا۔

امر نہم۔ نبوت وہبی ہے۔ کسبی نہیں۔

جواب ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کسب کو بھی اسمیں ایک قسم کا دخل ضرور ہے۔ نبوت کا انعام کسی بدمعاش اور چور ڈاکو قزاق بدطینت پر نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ انعام اسی شخص کو ملیگا۔ جو سب سے پاک باطن۔ پاک دل۔ پاک طینت ہو۔ تقوے۔ دیانت و امانت۔ طہارت و عبادت۔ اعمال صالحہ۔ اور اخلاق فاضلہ میں سب سے اوّل نمبر پر ہو۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اچھی طرح بجالانیوالا ہو۔ پس نبوت کا انعام صفت رحمانیت کے ماتحت ہوتا ہے۔ مگر پہلے اس سے افاضہ صفت رحیمیت کا ہوتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ پاک ہے۔ اسلئے وہ پاک کو ہی پسند کرتا ہے۔ اور اسی کو اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کرتا ہے۔ جو اس کی صفات کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو۔ اور اسکا قلب اس کے نور سے منور ہو۔ اور اس کی صفائی قلب وحی کے نور کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہو۔

امر دہم۔ نبی جھوٹ نہیں بولتا۔

جواب بالکل درست ہے۔ مگر عوارض بشریہ سہو و نسیان وغیرہ سے مبرّا نہیں ہوتا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

انما انا بشر انسیٰ کما تنسون۔ کہ میں تو ایک بشر ہی ہوں۔ جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ پس ضعف بشریت کیوجہ سے نبی بھولکر خلاف واقعہ بھی بات کہہ سکتا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ چار رکعات کی بجائے دو رکعات نماز پڑھائی۔ ذوالیدین صحابی نے عرض کیا۔

"اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت فقال لم تقصر ولم انس" (ابن ماجہ مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۱۹۰ (۲) بخاری مطبوعہ مصر جلد (صفحہ ۱۷۸)

کہ کیا نماز چھوٹی کردیگئی ہے۔ یا آپ بھول گئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ نہ نماز چھوٹی کی گئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔ اب دیکھئے کہ آپؐ کا جواب اگرچہ خلاف واقعہ ہے۔ مگر بوجہ نسیان کے ہے۔ اسلئے جھوٹ نہیں کہلا سکتا۔ ایسے ہی واقعات کو مخالفین کذب پر محمول کر لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ کذب نہیں ہوتا۔ فافہم

مشین گن (۱) اگر آپنے دیانندی ویدوں کا غیر الہامی معلوم کرنا ہو تو مشین گن منگا کر پڑھ لیں۔

(۲) اگر آپنے آریہ سماج کی الہامی کتاب پر آریوں سے مباحثہ کرنا ہو تو مشین گن ہاتھ میں لیکر اُن پر غالب آجائیں۔

(۳) اگر آپنے یہ معلوم کرنا ہو کہ دنیا میں سب سے زیادہ کمزور مذہبی کتاب کونسی ہے۔ تو آپ مشین گن کو ایکبار پڑھ جائیں۔

(۴) اگر آپ کو آریہ سماج کے دلائل کی کمزوری اور بودا پن دیکھنا ہو تو مشین گن کو ملاحظہ کر کے دیکھ لیں۔ اس مشین گن میں دس فائر ہیں جن سے دیانندی سماج کی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے۔ صرف ۵ کے ٹکٹ بھیجکر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کر لیں۔

میسحی صاحبان سے ایک نہایت ایک سوال حل طلب ۱۰۰۱

سوال نمبر ۲۴

متی باب ۲ آیت ۲۳ میں لکھا ہے۔ کہ یوسف ایک شہر میں جس کا نام **ناصرت** تھا۔ جاکے رہا۔ کہ وہ جو نبیوں نے کہا تھا۔ پورا ہو۔ کہ وہ ناصری کہلائیگا۔

اسجگہ متی رسول نے بذریعہ الہام الٰہی کے انجیل لکھتے ہوئے یہ بات فرمائی ہے۔ سو ضرور ہے۔ کہ نبیوں کی کتابوں میں یہ حوالہ موجود ہو۔ کہ **وہ ناصری کہلائیگا**۔ لیکن جہاں تک کہ ہمنے تلاش کیا ہے۔ کتاب پیدائش سے لیکر ملاکی نبی کی کتاب تک کسی نبی کا یہ قول ان الفاظ میں پایا نہیں جاتا۔ اگر کوئی پادری صاحب یہ حوالہ ہم کو نکالدیں تو ہم انکو اس شکریہ میں یہ انعام دینگے۔

اخبار فاروق کا ۲۵ پرچہ مفت

ایک سال تک ہر ماہ میں ان کے سپرد کیا جائیگا۔ تاکہ جس طرح وہ چاہیں فروخت کریں۔ اور نفع حاصل کریں۔ یا مفت تقسیم کریں۔ اور ان پرچوں پر ٹکٹ بھی ہم اپنے پاس سے لگائیں گے۔ غرض یہ حوالہ موجودہ بائبل میں ہرگز موجود نہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ کسی نبی نے ایسا کلام نہیں فرمایا۔ بلکہ متی کو کچھ غلط فہمی ہوئی۔ یا کسی یہودی نے غلط حوالہ اُسکو بتلا دیا۔ اور اس نے درج کر دیا۔ ہر دو صورتوں میں متی کا کلام الہامی نہیں ٹھیرتا۔ اس کے متعلق مہربانی کر کے مطلع فرمادیں۔

سوال نمبر ۲۵

۳ ستمبر ۱۹۱۶ء کو ہوشیارپور سے ایک غیر احمدی صاحب قادیان پہنچے۔ کہ ہمارے شہر میں پادری لوگ حملے کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں پر بڑے اعتراض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کئے جارہے ہیں۔ کوئی عالم مولوی ہمارے ساتھ چلے۔ جو انکو جواب دے۔ حضرت فضل عمرؓ نے عاجز کو حکم دیا۔ میں فوراً ہوشیارپور پہنچا۔ عیسائیت کی تردید میں اور اسلام کی تائید میں لیکچر دیئے۔ تین چار ہزار کا مجمع روز ہوتا تھا۔ مسلمانوں کو بہت تشفی ہوئی۔ اور پادری جوالا سنگھ صاحب اور دوسرے پادری میری باتوں کا کچھ جواب نہ دیسکے۔ اور غیر متعلق باتیں کرکے ٹال مٹول کرتے ہوئے چلے گئے۔ چونکہ یہ تازہ واقعہ ہے۔ اسواسطے وہاں جو سوالات ہوئے۔ ان میں سے ایک سوال یہاں پیش کرتا ہوں۔ عیسائی صاحبان کا سب سے بڑا مسئلہ تثلیث ہے۔ اور اسی پر عیسائی مذہب کی تمام بُنیاد اور جڑھ یقین کی گئی ہے۔ لیکن عیسائی مذہب کے بانی یسوع مسیح نے کہیں یہ تعلیم نہیں دی۔ کہ تثلیث پر ایمان لاؤ۔ اور اسکو قبول کرو۔ اگر کوئی عیسائی صاحب دیسی یا انگریزی مسیح کی تعلیم میں تثلیث کا لفظ بھی دکھادیں تو ہم انکو اس شکریہ میں یہ انعام دینگے

اخبار فاروق کے ۲۵ پرچہ مُفت

ایک سال تک اُن کے سپُرد کیا جائیگا۔ تاکہ جسطرح وہ چاہیں فروخت کریں۔ اور نفع حاصل کریں۔ یا مفت تقسیم کریں۔ اور ان ۲۵ پرچوں پر ٹکٹ بھی ہم اپنے پاس سے لگائیں گے۔ امید ہے۔ کہ وہ نہیں تو کم از کم پادری جوالا سنگھ صاحب جن کی خدمت میں بار بار یہ سوال پیش کیا گیا۔ اور یہ انعام بھی پیش کیا گیا۔ اور باوجود سامعین کے اصرار کے انھوں نے اسکا کچھ جواب نہ دیا۔ اور دوسری باتیں کیں۔ مگر اسپر وہ خاموش رہے۔ کوشش کرکے ہم کو دکھلادینگے۔ کہ تثلیث کا لفظ انجیل میں کہاں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ جلسہ کے اندر ان کو حوالہ یاد نہ رہا ہو۔ لیکن اب وہ اپنی کوٹھی میں بیٹھکر اور کتابوں کی مدد سے اس حوالہ کو بآسانی تلاش کرسکتے ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ تثلیث کی تعلیم میں یہ داخل نہیں۔ تو پھر کیوں اس مسئلہ کو بعض لوگوں کا من گھڑت مسئلہ تسلیم نہ کیا جائے۔ مہربانی کرکے مطلع فرمادیں۔

سوال نمبر ۲۶

ایسا ہی یہ سوال بھی ہوشیارپور کے جلسے میں پادری جوالا سنگھ صاحب اور پادری گولڈ صاحب اور پادری ہوز صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ اور اب تمام وطنی اور یورپین پادریوں کی خدمت میں باادب پیش کیا جاتا ہے۔ کہ آپ جو فرماتے ہیں۔ کہ یسوع ہمارا منجی ہے۔ کیا یسوع نے خود بھی کہیں ایسا فرمایا ہے۔ کہ میں ان سب کا منجی ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاویں۔ یا اُس نے خود ایسا نہیں کہا بلکہ بعد میں بعض لوگوں نے ایسا قیاس کیا۔ یا بات بنائی پس یہ اعلان جلسے میں بھی کیا گیا تھا۔ اور اب اخبار میں کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی عیسائی صاحب وطنی یا انگریزی مسیح کے اقوال میں یہ لفظ دکھادیں کہ میں تمہارا منجی ہوں۔ تو ہم انکو اسکے شکریہ میں یہ انعام دینگے۔

اخبار فاروق کے ۲۵ پرچہ مفت

ایک سال تک انکے سپُرد کیا جائیگا۔ تاکہ جس طرح وہ چاہیں۔ فروخت کریں اور نفع حاصل کریں۔ یا مفت تقسیم کریں۔ اور ان پرچوں پر ٹکٹ ڈاک بھی ہم اپنے پاس سے لگائیں گے۔ اور اگر مسیح نے خود ایسا نہیں فرمایا۔ تو پھر کیوں نہ مانا جائے۔ کہ یہ مسیح کی تعلیم نہیں۔ بلکہ بعض لوگوں کا من گھڑت مسئلہ ہے۔ مہربانی کرکے مطلع فرمادیں۔

سوال نمبر ۲۷

ایسا ہی یہ سوال بھی ہوشیارپور کے جلسے میں کیا گیا تھا۔ کہ پادری صاحبان فرمایا کرتے ہیں۔ کہ مسیح ہمارا شفیع ہے۔ اگر یہ بات سچ ہے۔ تو مسیح کے اقوال سے ہمیں دکھایا جائے کہ مسیح نے کب اور کہاں فرمایا۔ کہ میں تمہارا شفیع ہوں۔ اب بذریعہ اخبار کے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی عیسائی صاحب وطنی یا انگریزی مسیح کی تعلیم میں اور اسکے اقوال میں اُس کے شفیع ہونیکا لفظ دکھادیویں۔ تو ہم انکو اس شکریہ میں یہ انعام دینگے۔

اخبار فاروق کے ۲۵ پرچہ مُفت

ایک سال تک انکے سپُرد کیا جائیگا۔ تاکہ جس طرح وہ چاہیں فروخت کریں اور نفع حاصل کریں۔ یا مفت تقسیم کریں۔ اور انکا ڈاک بھی ہم اپنے پاس سے لگائیں گے۔ اور اگر مسیح نے خود ایسا نہیں فرمایا۔ تو پھر کیوں نہ مانا جائے کہ یہ تعلیم مسیح کی نہیں۔ بلکہ بعض لوگوں کا من گھڑت مسئلہ ہے۔ مہربانی کرکے مطلع فرمادیں۔

فتاویٰ احمدیہ

سوال نمبر ۲۶۵ تعزیہ یعنی حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے موقعہ پر جو سالانہ رسوم ماتم دس دن تک ادا کی جاتی ہیں۔ آیا وہ شرک ہیں یا بدعت۔ اور آیا یہ اسلامی قوانین شریعت کے خلاف ہیں۔ یا نہیں۔

جواب نمبر ۲۶۵ تعزیہ کرنا بدعت ہے۔ اگر حضرت امام حسینؓ کو سجدہ کیا جاوے یا انکی عبادت کی جاوے تو شرک ہے۔

(المفتی سید سرور شاہ صاحب)

س نمبر ۲۶۶ اگر اہل کتاب بغیر اللہ کے نام کے ذبح کرے تو اس کا کھانا جائز ہے

ج نمبر ۲۶۶ ایسا ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہے۔ آپ پہلے فتویٰ پر عمل کریں۔ اگر مسلمان بھولکر نام نہ لے تو اسکا کھانا جائز ہے۔ اور اگر اہل کتاب نام نہ لے تو اسکا کھانا جائز نہیں۔ چہ جائیکہ جان بوجھکر نام نہ لیا جاوے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۶۷ اپنی زبان میں دعا کرنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا صحابہؓ سے بھی ثابت ہے استخارہ میں یاسین اگر یاد نہ ہو تو کوئی دوسری سورت پڑھ سکتا ہے؟

ج نمبر ۲۶۷ اپنی زبان میں دعا کرنے کے متعلق آپ نے حدیث یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثبوت مانگا ہے چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی زبان عربی ہی تھی۔ اسلئے یہ تو مشکل ہے۔ کہ عربی کے سوا کسی اور زبان میں دعا مانگنا صحابہؓ سے ثابت ہو۔ ہاں حدیث میں ہے۔ کہ درود شریف کے بعد التحیات میں دعائیں مانگو۔ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ قال صلی رجل محمل اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبیؐ ایھا المصلی ادع تجب پھر باب السجود میں فرمایا ہے۔ اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعا۔ پھر بخاری مجتبائی ص۱۱۵ باب مایتخیر من الدعا بعد التشہد میں فرمایا ہے۔ کہ ثم لیتخیر من الدعا اعجبہ الیہ فیدعوا۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۶۸ کیا کسی کی نسب معلوم ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ماں کا نکاح بجائے پیدائش ماں کی ذات معلوم ہو۔ یا نہیں۔

ج نمبر ۲۶۸ لایجوز للشاھد ان یشھد بشیئ لم یعاینہ الا النسب والموت والنکاح والدخول (ہدایہ مجتبائی ص۱۴۳ کتاب الشہادات)

طریق معرفۃ النسب ان تسمع انہ فلان بن فلان من جماعتہ لا یتصور تواطیھم علی الکذب عند ابی حنیفہ تو عندھما اذا اکثر ھم عدول او الاکثر فلان تحل لہ الشھادۃ

اذا رأی رجل یدخل علی امراۃ وسمع من الناس ان فلان زوجہ فلا تحل لہ الشھادۃ بذلک ما لم یعاین ما یوجب الزوجیۃ یعاین عقد النکاح۔ النکاح۔ ان یسمع ناسًا یقولون ان فلانۃ تزوج بفلانۃ۔

(عینی شرح ہدایہ کتاب الشہادات ص۳۲ ج۴)

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۶۹ میں نے تین سال میں نہ نماز پڑھی اور نہ روزہ رکھا اور لوگوں کے مال بغیر حق کے کھاتا گیا۔ کیا میں عمر بڑھانے کے لئے دعا مانگوں۔ اگر دعا مانگوں تو کس طرح مانگوں۔

ج نمبر ۲۶۹ ان تاریکی کے تین سالوں میں جو روزے اور نمازیں عمداً چھوڑے ہیں۔ ان کا علاج اللہ تعالیٰ کے حضور معافی کی درخواست ہے۔ اور جو اس عرصہ میں لوگوں کے حق دبائے ہیں۔ اگر کسی کا حق یاد ہو اور اس کی تلافی بھی کر سکیں۔ تو اس کی تلافی کریں۔ ورنہ اس حقدار کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکو نعم البدل دیوے اور آپ کو اسکے بدلہ میں قیامت کو نہ پکڑے۔

عمر کی درازی کی دعا کرنی سنت نبوی سے نہیں۔ یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ جب تک میرا زندگی ہو۔ تقویٰ و طہارت پر قائم رہے۔ درازی عمر کی خواہش اچھی نہیں۔ کیونکہ انسان نہیں جانتا کہ اس کا آئندہ کیا حال ہوگا۔ جو وقت اسپر مسلمان ہونے اور نیک ہونیکا ہو۔ اسوقت اسکا خاتمہ ہو تو اچھا ہے حدیث شریف میں ہے۔ کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ بھلا کوئی قید خانہ میں رہنے کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۷۰ ایک شخص کی والدہ فوت ہوگئی۔ اس شخص نے اس دن تو کفن دفن کی وجہ سے دوکان بند رکھی۔ لیکن اگلے دن کھولدی۔ بعض احمدی صاحب اس کو کہنے لگے۔ کہ ماتم پرسی کے لئے آنیوالے آویگا۔ تو کہاں آویگا اور حدیث شریف میں تین دن تک تعزیت کا آنا ہے۔ اسلئے آپ دوکان نہ کھولیں۔ ان کے کہنے سے اس نے دوکان بند کر دی۔ اب آئندہ کے لئے فتوے کی درکار ہے۔ کہ آیا ایسے موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے۔ دوکان کھولنے والے نے قادیان کا اعادہ بتایا تھا۔ کہ قادیان میں جب کوئی مرگ ہو جاتی ہے۔ تو کاروبار دنیاوی جاری رکھتے ہیں۔ اور آل میت کو کتنے دنوں تک کھانا کھلانا چاہیئے۔

ج نمبر ۲۷۰ احادیث میں یہ بات ہمکو آج تک معلوم نہیں ہوئی۔ کہ تین دن تک لوگ تعزیت کریں۔ اور مصاب مصیبت زدہ اپنا کاروبار چھوڑ بیٹھے۔ تعزیت کے لئے کوئی حد مقرر نہیں۔ تعزیت جہاں بھی مصیبت زدہ ہے وہاں ہو سکتی ہے۔ دوکان پر مکان پر بازار میں بھی راستہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ تین دن کا ذکر احادیث میں سوگ کا آتا ہے۔ وہ عورتوں کا کام ہے۔ نہ مردوں کا۔ تین دن تک چٹائی ڈالکر بیٹھ جانا یہ فعل بدعت ہے۔ اس لئے اس شخص کو دوکان کھولنے سے منع نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ قادیان کا عمل بھی حجت ہے۔ آخر یہاں کے لوگ خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و دیگر علماء کرام بھی جب اسپر عمل پیرا ہیں تو کیا یہ لوگ سنت سے ناواقف اور سنت کے خلاف چلنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپکی بعض اولاد کی وفات ہوئی اور خلیفہ اولؓ کی زندگی میں ان کی بڑی اہلیہ محترمہ کی وفات ہوئی۔ اور ان کی اولاد کی وفات ہوئی۔ قبر میں دفن تک۔ تو میت کیوجہ کاروبار چھوڑے گئے۔ لیکن دفن کے بعد کوئی خاص اہتمام بیٹھنے یا تعزیت کا اہتمام نہ کیا گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی جن کا غم دل کٹ جائیں۔ مگر ان کا غم نہیں مٹ سکتا۔ ان کے دفن کے بعد بھی کچھ نہیں کیا گیا۔ موت جو اٹل بالقضاء ہے۔ وہ اپنے آپ کو تکلیف میں کیونکر ڈال سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی رہا آل میت کو کھانا دینا۔ وہ بھی اسی وقت تک جس وقت تک میت کی وجہ سے انکو سخت شرمندگی رہے۔ ایک دو وقت تک مسنون ہے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۷۲ ایک شخص مجھے دو مختلف نمبروں کا نوٹ دے گیا کہ میں بھی کسی کو اسی طرح وہ نوٹ دیدوں۔ یا نہ۔ اور ایک شخص کہتا ہے۔ کہ تو وہ نوٹ خزانچی کو دے آ۔

ج نمبر ۲۷۲ دھوکہ کے عوض میں دوسرے کو دھوکہ دینا جائز نہیں۔ اس واسطے اگر آپ کو کوئی نوٹ مختلف نمبروں والا دے گیا ہے۔ تو آپ کے ذمہ پڑ گئے۔ آپ کا حق نہیں کہ دوسروں کو دھوکہ دیں۔ آپ خود ہوشیاری سے دیکھ لیا کریں۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۷۳ ایک شخص کے پاس کچھ غلہ فی روپیہ پانچ سیر کا خریدا ہوا موجود ہے۔ بازار میں اب نرخ چھ سیر فی روپیہ ہے۔ وہ شخص اپنے ملازمین کو اودھار ساڑھے چار سیر غلہ فی روپیہ دیتا ہے۔ ملازمین بوجہ عدم میسری قرضہ اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ کیا ایسا غلہ دینا جائز ہے۔

ج نمبر ۲۷۳ یہ شخص اگر نقد اور اودھار کا ایک ہی نرخ رکھتا ہے۔ تب تو حرج نہیں۔ لیکن اگر نقد چھ سیر اور اودھار ساڑھے چار سیر دیتا ہے۔ تو یہ ناجائز ہے یوں اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ایک سودے میں دو سودے نہیں چاہیئے۔ یعنے ایک چیز کے نقد اور اودھار کے لحاظ سے دو نرخ نہیں چاہیئے۔

(دیکھو کتاب نیل الاوطار جلد ۵ صفحہ ۱۲)

یہ اسواسطے منع ہے۔ کہ یہ شخص میعاد کے بدلہ میں زیادہ قیمت لیتا ہے۔ اور میعاد کے بدلہ میں حق سے زائد لینا سود ہے۔ اور سود جس قرآن کریم حرام ہے پس یہ بیع نقد اور اودھار میں فرق کرنیوالی شبیہ بالسود ہے

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲۷۴ گیا میں ایک ہندو سے کھانا پکوا کر کھا سکتا ہوں۔ کیونکہ وہ حرام گوشت کھائیگا۔ اور اپنے لئے پکائیگا۔ اور انہی ہاتھوں سے وہ میرا کھانا بھی پکائیگا۔

ج نمبر ۲۷۴ اگر آپ کو یقین ہے۔ کہ وہ حرام چیز آپ کے کھانے میں نہیں پڑے گی۔ شبہ نہ ہو۔ تو آپ کھا سکتے ہیں اگر آپ کو شک بھی ہو تو نہ کھائیں۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

تنقید صحیح

بابی غداروں نے جو بہائی جال میں لوگوں کو پھنسانے کے لئے قسم قسم کی چالیں اختیار کر رکھی ہیں۔ اون میں سے ایک چال یہ بھی ہے۔ کہ کوئی فرضی مباحثہ کسی نامعلوم الاسم و مجہول الحال کے نام سے چھپوا کر شائع کر دیتے ہیں۔ جس میں اپنے دلائل تو خوب بنا سنوار کر نقل کرتے ہیں۔ اور مدمقابل کے بہت کمزور اور بودے طرز پر۔ اور پھر اس کتاب کو لوگوں میں پھیلا کر بہائی مذہب کی صداقت چاہتے ہیں۔ چنانچہ اسی بد عادت کے مطابق انھوں نے ایک رسالہ "برہان صریح" نام سے شائع کیا۔ جس کو کسی گمنام احمدی سے مباحثہ کے طرز پر لکھ کر یہ دکھایا۔ کہ سید محمد علی باب ایرانی مہدی معہود اور مرزا حسین علی معروف بہ بہاء اللہ مسیح موعود تھا۔ مہدی اور مسیح ایک شخص نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مرزا صاحب قادیانی نہ مہدی تھے۔ نہ مسیح۔ اور خفیہ طور پر اس کتاب کو احمدیوں کو دکھا کر دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔

خدا کے فضل سے ان کے اس جال کی ایک ایک تار کو ایسے زبردست دلائل سے سلسلہ احمدیہ کے ہونہار جلال الدین شمس مولوی فاضل سیکھوانی نے توڑ دیا ہے۔ اور باوجود اس کتاب کو خاکسار ایڈیٹر فاروق کے ہاتھ سے حاصل کر لینے کے غداران سلسلہ علمی وشہاب نے اسکا نام تک نہیں لیا۔ اور بے شرمی سے رد شدہ دلائل کو بھی بار بار اپنے اخبار میں دہراتے رہتے ہیں۔ بابی مذہب اور بہائی جماعت کی پردہ دری معلوم کرنے کے لئے یہ زبردست پہلا حربہ ہے جس میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہدی و مسیح ہونا اور باب و بہاء اللہ کا کاذب و مفتری ہونا مندرجہ عنوان رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے۔

ایک نسخہ کیلئے ۱ر کے ٹکٹ بھیجکر منگالیں۔ ایک سے زائد بذریعہ وی پی طلب کریں۔

المشتہر

مینجر فاروق یک لسانی قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

اللّٰھم وانت الشافی

جوہر شفائی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے پرانا بخار۔ کھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت۔ فیتولہ عگر۔ علاوہ محصول ڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر

ابن عزیز الرحمن۔ قادر بخش انجینئر قادیان

مطبوعہ ریس قادیان میں باہتمام قاسم علی [illegible] ایڈیٹر و پبلشر و مالک اخبار حضرت فاروق مترار سے شائع ہوا۔